© rasailojaraid.com

یا عہد صحابہؓ میں اس کی نظیر تلاش کرنی فعل عبث ہے کیونکہ زمانہ نبوی میں شہر کی تمام عورتیں حسب فرمان نبیؐ عیدگاہ میں حاضر ہوتی تھیں اسی طرح عہد صحابہ میں بھی یہی دستور رہا۔ البتہ خلیفہ رابع حضرت علیؓ کا ایک اثر مروی ہے کہ انھوں نے کسی شخص کو حکم دے رکھا تھا کہ وہ کمزوروں (عورتوں، بچوں، بیماروں، بوڑھوں) کو مسجد میں عید کی نماز پڑھا دیا کرے۔ عن ابی اسحٰق ان علیا امر رجلا ان یصلی بضعفۃ الناس یوم العید فی المسجد رکعتین (بیہقی ص۳۱۰ ج۳) امام الائمہ حضرت امام بخاریؒ نے اپنی صحیح میں باب قائم کیا ہے "اذا فاتہ العید یصلی رکعتین وکذلک النساء ومن کان فی البیوت والقری لقول النبی صلی اللہ علیہ وسلم ھذا عیدنا یا اھل الاسلام" قال ابن المنیر یوخذ مطابقۃ الترجمۃ من قولہ صلی اللہ علیہ وسلم انھا ایام عید فاضاف نسبۃ العید الی الیوم فیستوی فی اقامتھا الفذ والجماعۃ والنساء والرجال قال ابن رشد وتتمتہ ان یقال انھا ایام عید ای لاھل الاسلام بدلیل قولہ فی الحدیث الاخر عیدنا اھل الاسلام قال ووجدت بخط ابی القاسم بن الورد لما سوغ صلی اللہ علیہ وسلم للنساء راحۃ العید المباحۃ کان الکدان یندبھن الی صلوتہ فی بیوتھن فیلتئم قولہ فی الترجمۃ وکذلک النساء مع قولہ فی الحدیث (ای حدیث الباب) دعھا فانھا ایام عید (فتح ص۳۳ ج۲) وقال محدث الھند الشاہ ولی اللہ الدھلوی اضافۃ العید الی جمیع اھل الاسلام یدل بظاھرھا علی انہ لا اختصاص لہ بالبعض بل ھو عید للکل فینبغی ان یصیب کلا من اھل الاسلام حظ من الطاعۃ الخاصۃ بذلک الیوم وقس علیہ الاستدلال بالحدیث الآتی فان قولہ فانھا ایام عید من دون تقیید بالرجال والمصلین بالجماعۃ یدل علی ذلک وایضا یشعر بان التعید حق الیوم فمن شھد ذلک الیوم سواء کان امرأۃ او صبیا او بدویا او قرویا تعید فتدبر انتھی۔ ونیز جب عورتیں اپنے گھروں میں پنجگانہ فرائض جماعت کے ساتھ بلا کراہت ادا کر سکتی ہیں (ابوداؤد) تو ان کے لئے عیدین کی نماز جو سنت ہے یا بقول حنفیہ واجب ہے کسی مکان یا مسجد میں جمع ہو کر جماعت کے ساتھ ادا کرنی بلا کراہت بدرجہ اولی جائز ہوگی۔ ومن ادعی الفرق بینھما فعلیہ البیان۔ حضرت عائشہ کے اثر مذکور فی السوال سے گھر میں عورتوں کی نماز عید باجماعت کے جواز پر استدلال میرے نزدیک درست ہے لیکن فقہاء حنفیہ اس اثر سے عورتوں کے عیدگاہ جانے اور پنجگانہ فرائض کے مسجد میں ادا کرنے کی کراہت پر استدلال کرتے ہیں وھو مردود بخمسۃ وجوہ ذکرھا الامام ابن حزم فی المحلی وقد بسط الکلام فی الرد علی من استدل بہ علی المنع والکراھۃ فاجاد واحسن فلیطالعہ من شاء۔

(۲) نماز میں اور نماز سے باہر ہمیشہ یا کبھی صرف ٹوپی استعمال کرنی بلاشبہ جائز اور مباح ہے پگڑی باندھنی نہ فرض ہے نہ واجب نہ سنت مؤکدہ۔ اور حدیث ان فرق مابیننا وبین المشرکین العمائم علی القلانس (ترمذی ابوداؤد) ضعیف ہے اور اگر صحیح بھی مان لی جائے تو ابن الملک وغیرہ شراح کے بیان کردہ معنی کے مطابق اس حدیث سے

© rasailojaraid.com